



سوال

(387) اس بڑی قربانی کا کیا مطلب ہے جو حضرت ابراہیمؑ کو حکم ہوا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ہم نے ایک بڑی قربانی بطور فدیہ دے کر اسے بھڑایا۔“ [۱۰۴/الصافات: ۱۰۴]

اس بڑی قربانی سے کیا مراد ہے؟ بعض لوگ اس سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی قربانی مراد لیتے ہیں وضاحت فرمائیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ہمارے ہاں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے متعلق متعدد اسرائیلی روایات بیان کی جاتی ہیں، حالانکہ قرآن کریم کے بیان کے بعد کسی روایت کی ضرورت نہیں رہتی، چنانچہ اس واقعہ کو ایک ”نمایاں کا زنامہ“ کٹھن امتحان کے طور پر بیان کیا ہے اور ذبح عظیم کا بطور فدیہ ذکر کیا ہے، البتہ حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ذبح عظیم سے مراد ایک یٹڈھا تھا۔ [البدایہ والنہایہ، ص: ۱۳۹، ج ۱]

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے جس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے، اسے امام احمد رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آواز دی گئی کہ آپ نے اپنا خواب سچا کر دکھایا ہے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک سفید رنگ کا سینگوں اور سرگیں آنکھوں والا یٹڈھا ذبح ہوا پڑا ہے۔ [مسند امام احمد، ص: ۲۹۴، ج ۱]

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم بھی قربانی کے لئے یٹڈھوں کی یہی قسم تلاش کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ ایک طویل روایت ہے جس سے محدثین کرام نے کئی ایک مسائل کو مستنبط کیا ہے، ہمارے نزدیک ذبح عظیم سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ مراد لینا ایک خاص مکتب فکر کے حاملین کا کشید کردہ مسئلہ ہے۔ احادیث میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے اس کے خلاف واقعہ ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت اور شہادت سے ہزاروں سال پہلے ذبح عظیم کا واقعہ ہو چکا تھا۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث



جەلد: 2 صفحە: 393